آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مرحبا مرحبا
نگرانِ اعلیٰ
حضرت علامہ مولانا قاری محمد اشرف چشتی مدظلہ العالی
پیشکش
دارالقلم اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان
مین سرگودھا روڈ، کسو کے بائے پاس، نزد لیاقت بھٹی پٹرول پمپ حافظ آباد
0302-6886768
زیرِ انتظام
بزمِ علم ودانش انٹرنیشنل

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرحبا مرحبا

نگرانِ اعلیٰ:

حضرت علّامہ مولانا قاری **محمد اشرف چشتی** مدظلہ العالی

پیشکش:

دارالقلم اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان

مین سرگودھا روڈ، کسوکے بائے پاس، نزد لیاقت عباس پٹرول پمپ

حافظ آباد

03026886768

زیر انتظام: بزم علم دانش انٹرنیشنل

ذوقِ مطالعہ کے شوقین اہلیانِ حافظ آباد کے لئے عظیم خُوشخبری

ذوقِ مطالعہ رکھنے والے احباب اور ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی مقالہ جات لکھنے والے سٹوڈنٹس کے لئے یہ بات انتہائی خُوشی کا باعث ہوگی کہ ضلع حافظ آباد (مین سرگودھا روڈ، کسو کے بائے پاس نزد لیاقت عباس بھٹی پٹرول پمپ) میں ایک علمی و تحقیقی مرکز قائم کیا گیا ہے جس میں کثیر تعداد میں تفاسیر، احادیث، شروح احادیث، اصول حدیث، فقہ، سیرت اور تاریخ وغیرہ کی کتب موجود ہیں، علم دوست احباب اپنے ذوقِ مطالعہ کی تشنگی کو سیراب کرنے کے لئے دن صبح (9) بجے سے لے کر شام (4) بجے تک تشریف لا کر پُرسکون ماحول میں اپنے ذوقِ علمی کو پورا کر سکتے ہیں۔

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

أما بعد

اللہ وحدہ لاشریک کا یہ بنی نوعِ انسان پر بالعموم اور اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بالخصوص ایک عظیم احسان ہے کہ اُس نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن میں مبعوث فرمایا، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں اِرشاد فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ [1]

"بے شک اللہ عزّ وجل کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا، جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے، اور اُنہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، اور وہ ضرور اُس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کتنے واضح وروشن الفاظ کے ساتھ اس بات کا ذکر فرما رہا ہے کہ ہم نے مومنوں پر احسانِ عظیم فرمایا کہ اُن میں عزت وعظمت والے رسول کو مبعوث فرمایا۔ وہ مقدس لمحات جن میں آمنہ کے لال، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی وہ ربیع النور یعنی ربیع الاوّل کا مبارک مہینہ تھا، اور اب سال کے بعد جب ربیع الاوّل شریف کا مبارک مہینہ لوٹتا ہے تو اہلِ ایمان اپنے پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خُوشی میں اِس مبارک ماہ میں بالخصوص اور سال بھر کے دُوسرے دنوں میں بالعموم میلاد کی محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور اس پر خُوشی کا اظہار کرتے ہیں، لیکن بعض لوگ اِن محافل اور اظہار خُوشی کو جائز نہیں سمجھتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ سب کام ناجائز ہیں۔

---

[1] [سورہ آل عمران، آیت :164]

تو آیئے !اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ کیا میلادِنبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل کا انعقاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم کا شکرادا کرتے ہوئے اظہارِ مسرت کرنا کیسا ہے؟ آیا قانونِ شریعت میں یہ کام نا جائز ہے یا جائز؟

پہلے"محفل میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے معنیٰ ومفہوم کو جانتے ہیں تاکہ اُن محافل کی حقیقت واضح ہو سکے۔

"**محفل**" کا معنیٰ ہماری لغتِ اُردو کی مشہور ومعروف کتاب"فیروز اللغات" میں یُوں مرقُوم ہے کہ:"[مَح ۔فِل (ع ۔ا۔مث)مجلس، جلسہ، انجمن،سبھا۔جمع:محافل"۔ [1]

" **میلاد**" کا معنیٰ ہماری لغتِ اُردو کی مشہور ومعروف کتاب"فیروز اللغات" میں یُوں مرقُوم ہے :"[مِیلا د (می لاد)(ع۔ا۔مذ) پیدا ہونے کا زمانہ۔پیدائش کا وقت ۔پیدائش"۔ [2]

"**میلادُ النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" [ع۔ا۔مذ]رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن"۔ [3]

لفظ"محفل"،"و" میلاد" اور" نبی" تینوں عربی زُبان کے لفظ ہیں، اور ان تینوں کا مجموعہ "محفلِ میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔پس جب ہمیں لغتِ اُردو سے اِن کے معنیٰ کا علم ہو گیا تو اب ہم اِس کے اصطلاحی معنیٰ کے لئے کتبِ عرب کی طرف رجوع کرتے ہیں، ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع حمیری بحوالہ"اعانۃ الطالبین" لکھتے ہیں کہ:

"هُوَ اِجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَّا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ وِلَادَةِ نَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ أَوْ وَلِيٍّ مِّنَ الْأَوْلِيَآءِ وَمَدْحِهِمْ بِأَفْعَالِهِمْ

---

[1] فیروزاللغات،ص1213،کالم:2، فیروزسنز پرائیویٹ لمیٹڈ،لاہور،راولپنڈی،کراچی۔

[2] فیروزاللغات،ص1332،کالم:2، فیروزسنز پرائیویٹ لمیٹڈ،لاہور،راولپنڈی،کراچی۔

[3] فیروزاللغات،ص1332،کالم:2، فیروزسنز پرائیویٹ لمیٹڈ،لاہور،راولپنڈی،کراچی۔

وَأَقْوَالِهِمْ "۔[1]

" یعنی (محفلِ میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسی محفل ہے جس میں) لوگوں کا جمع ہونا، اورقرآنِ کریم کی جو ممکن ہو تلاوت کرنا، انبیاءِ کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی ولادت کے حالات میں وارد احادیث کا بیان کرنا، یا اولیاءِ عظام رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی ولی کی زندگی کے حالات بیان کرنا، اور اُن کے افعال اور اقوال کی روشنی میں اُن کی مدحت وتعریف کرنا"۔

حافظ جلال الدین سیوطی [م 911ھ] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

"عِنْدِی أَنَّ أَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الَّذِی هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَرِوَايَةُ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي مَبْدَأَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ فِي مَوْلِدِهِ مِنَ الْآيَاتِ، ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطٌ يَأْكُلُونَهُ وَيَنْصَرِفُونَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلَى ذٰلِكَ - هُوَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِي يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالِاسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ"۔[2]

" یعنی میرے نزدیک میلا دشریف کا اصل عمل یعنی لوگوں کا اکھٹا ہو کر قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا، اور اُن احادیث کریمہ کا پڑھنا جن میں سرکار کے ابتدائی حالات اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش شریف کی نشانیاں (معجزات) کا ذکر ہے۔ پھر یہ کہ اُن کے لئے دسترخوان بچھانا کہ وہ کھانا تناول کر کے واپس چلے جائیں، یہ عمل بغیر کسی زیادتی کے بدعت حسنہ میں سے ہے، جس کے کرنے والے کو ثواب دیا جائے گا کیونکہ اس میں سرکار

---

[1] إعانة الطالبين ، ج3ص 361، بلوغ المأمول فی الإحتفاء والإحتفال بمولد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ص 13، دائرة الأوقاف والشؤون الإسلامية ، دبی ۔

[2] الحاوي للفتاوي، رسالة : حُسْنُ الْمَقْصِدِ فِي عَمَلِ الْمَوْلِدِ، ج1ص 221- 222، دار الفكر للطباعة والنشر، بيروت-لبنان، الطبعة :2004ء۔

دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم اور میلا د شریف پر خُوشی کا اظہار ہے"۔

پس معلوم ہوا کہ محفلِ میلا د کا معنٰی ہے کسی کی ولا دت کا ذکر اور اُس کی زندگی کے حالات وواقعات کو بیان کرنا۔ یہ ہے محفلِ میلا د اور محفلِ میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، ایسی محفل جس میں لوگ جمع ہوں اور اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولا دت کا ذکرِ پاک ہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات اور فضائل کو بیان کیا جائے ، اُس اجتماع یا جلسہ کو محفل میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہیں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف کی محافل تو شا ید ہی ان چیزوں سے خالی ہوتی ہوں جن میں وہ اللہ عزّ وجل کے کلام اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کی تلاوت نہ کرتے ہوں، جبکہ ہمیں احادیثِ مُبارکہ میں اُن کی سجائی گئی ایسی محافل بھی نظر آتی ہیں جن میں وہ خاص طَور پر اللہ عزّ وجل کی حمد وثناء اور اپنے پیارے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کے تذکرے بھی کرتے تھے ،اُنہی محافل میں سے ایک محفل جس میں وہ اللہ عزّ وجل کے اُس احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جو اللہ عزّ وجل نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھیج کر فرمایا ہے، مُلاحظہ فرمائیں :

"عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ .قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ :مَا اَجْلَسَکُمْ ؟ قَالُوْا :جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ .قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ؟ قَالُوْا : آللّٰہِ مَا اَجْلَسنَا اِلَّا ذٰلِكَ ، قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفَکُمْ تُہْمَۃً لَکُمْ ،وَ کَانَ اَحَد بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِنِّیْ ، وِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِنْ اَصْحَابِہ ۔

فَقَالَ : مَا اَجْلَسَکُمْ ؟ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ عزوجل وَ نَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِكَ ،قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ؟

قَالُوْا :آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ ۔

قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفَکُمْ تُہْمَۃً لَکُمْ ، وَ اِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ علیہ السلام

فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ "۔ [1]

" حضرت ابُوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک گروہ کے پاس تشریف لائے، تو فرمایا: تم نے یہ جلسہ کیوں منعقد کیا ہے؟ (یعنی جمع ہوکر کیوں بیٹھے ہو؟) اُنہوں کہا: ہم نے یہ جلسہ اللہ عزّوجل کا ذکر کرنے کے لیے منعقد کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزّوجل کی قسم! کیا تم صرف اسی لیے یہاں جمع ہوئے ہو، اس کے علاوہ تو کوئی بات نہیں؟ اُنہوں نے کہا: اللہ عزّوجل کی قسم! ہم صرف اسی لیے یہاں جمع ہیں، اور کوئی بات نہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَیں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تم سے حلف نہیں لیا، بلکہ مَیں تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کرنے میں سب سے کم بیان کرنے والا ہوں۔ اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم نے اللہ عزّوجل کا ذکر اور اُس نے ہمیں جو اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اُس پر اُس کی حمد و ثنا بیان کرنے، اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر ہم پر جو احسان کیا ہے اُس کا ذکر کرنے کے لیے یہ جلسہ منعقد کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کیا اللہ عزّوجل کی قسم! تم صرف اسی لیے یہاں بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ عزّوجل کی قسم! ہم یہاں صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ مَیں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تم سے حلف نہیں لیا، بلکہ

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده، ج4ص 92(16960)، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، كيف يستحلف الحاكم (5426)، وابن مندة في التوحيد، ص 310(810)، والطبراني في الكبير، ج19ص311(701)، وفي الدعاء، ج1ص 529(1892)، والبيهقي في الشعب، ج2ص70(529)

بے شک میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تو مجھے خبر دی کہ اللہ عزّ وجل تمہارے اِس عمل پر فرشتوں میں فخر فرما رہا ہے"۔

اس حدیث مبارکہ کو مشہور غیر مقلد محقق" ناصر الدین البانی[1] "نے" صحیح" قرار دیا ہے۔ اسی طرح" شعیب الارنؤوط" نے" مسند احمد[2] " کے ذیل میں اس کی سند کو صحیح اور اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔

پس اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کے تذکرہ اپنی محافل میں کرتے تھے، اور ایسی محافل سجاتے تھے، اور ان محافل کو اتنا بُلند مقام اور مرتبہ حاصل تھا کہ اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زُبانِ اقدس سے اُن لوگوں کو ایسی خُوشخبریاں سنواتا کہ مَیں تمہاری اس محفل پر فرشتوں میں فخر کرتا ہوں۔ لہٰذا اگر آج چند مسلمان مل کر آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کی محفل سجاتے ہیں تو وہ ناجائز کیسے ہوسکتی ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک اور سجائی گئی محفل کو ہم بیان کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں نعتیہ انداز میں پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس انداز میں میلاد بیان کیا گیا ہے کہ سیّدنا آدم علیہ السلام سے شروع کر کے سیّد ولدِ آدم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت تک کا ذکر موجود ہے، مُلاحظہ فرمائیں:

امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ، امام حاکم علیہ رحمۃ اللہ اور امام بیہقی علیہ رحمۃ اللہ وغیرہم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی حضرت سیّدنا خُریم بن اَوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"هَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ تَبُوكَ، فَأَسْلَمْتُ"۔

---

[1] مُلاحظہ فرمائیں: صحیح وضعیف سنن النسائی (5426)

[2] مُلاحظہ فرمائیں: مسند احمد، ج28 ص50 (16835) مؤسسة الرسالة، بیروت۔

" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس میں نے اسلام قبول کیا"۔ "فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَمْتَدِحَكَ"۔ " میں نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! میرا دل چاہتا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح سرائی (تعریف بیان کروں) کروں"۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "قُلْ لَا يُفْضِضِ اللهُ فَاكَ"۔" یعنی بیان کرو، اللہ عزّوجل تمہارے دانتوں (منہ) کو سلامت رکھے"۔ پس حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نظم کی صورت میں ایسا میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کیا شاید آج اُس انداز میں کوئی عالم دین بیان نہ کر سکے، اُن کے الفاظ آپ بھی مُلاحظہ فرمائیں:

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي
مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ
أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپ دُنیا میں جلوہ گری سے قبل جنت میں سایوں تلے تھے، جبکہ جسموں پر ابھی پتے لپیٹے جارہے تھے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُنیا کی طرف تشریف آوری ہوئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت نہ بشر تھے نہ خون کا لوتھڑا اور نہ ہی گوشت کا ٹکڑا۔

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ
أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ
إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک نطفہ کی صُورت میں کشتی نوح علیہ السلام میں سوار تھے، اور وہ کشتی نسر بت اور اُس کے پجاریوں کو غرق کر رہی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک پشت سے ایک رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے، جب دُنیائے جہاں میں صدیوں کی صدیاں گزر گئیں۔

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ
خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ
وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ

حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معظم گھر نے خندف کو احاطہ میں لے لیا جس کے سامنے فلک بوس پہاڑ بھی سرنگوں ہیں۔ اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو ساری زمین روشن ہوگئی، اور سارا جہان منور ہوگیا۔

فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي
النُّورِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

پس ہم اُس نور کی چمک میں اب بھی ہدایت کی راہوں پر گامزن ہیں"۔ [1]

---

[1] أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ج3ص96(4057)،وفي نسخة ،ج4ص213 (4167)،والحاكم في المستدرک ،ج4ص 391(5467) ،والبيهقي فى الدلائل ، ج5ص 267۔ 268،أبو محمد ابن قتيبة الدينوري فى غريب الحديث ،ص 359، وفي تاويل مختلف الحديث ، ص 88،وأبو بكر الشافعي في كتاب الفوائد (الغيلانيات) مجلس آخر ،ص 382۔ 383 (285)،وأبو نعيم في معرفة الصحابة ،ج2ص 218۔219، والخطيب في الأسماء المبهمة في الأنباء المحكمة(212) ،وابن مندة فى معرفة الصحابة ،ص 521، وأبو القاسم الزجاجي فى اشتقاق أسماء الله ،ص 231، ==

نوٹ: ایک روایت میں ان اشعار کو حضرت سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے مگر وہ غیر محفوظ ہے، جیسا کہ امام ابنِ عساکر علیہ رحمۃ اللہ وغیرہ نے فرمایا کہ:

"وَالْمَحْفُوظُ أَنَّ هَذِهِ الْأَبْيَاتَ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ"۔ [1]

یعنی یہ اشعار حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے محفوظ ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ کس انداز سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی دُنیا میں جلوہ گری کے تذکرے کیا کرتے تھے، اور سیّدہ آمنہ کے

= وابن عساكر في تاريخ دمشق ، ج3ص 409، وابن عبد البر فى الإستيعاب ، ص208(664)،وابن العربي في أحكام القرآن ، ج3ص462، وابن الأثير فى أسد الغابة ، ج2ص165،وابن خلفون فى المعلم بشيوخ البخاري ومسلم ، ص185، وابن الجوزي فى المنتظم ، ج3ص381،وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ، ج8ص 217- 218، والهندي في كنز العمال ، ج12ص 428، والزمخشري فى الفائق ، ج3ص 123، والجزري فى النهاية في غريب الحديث ، ج2ص 100،والذهبي في سير أعلام النبلاء ، ج2ص 103،وفي تاريخ الاسلام ، ج1ص 495،وابن كثير في البداية والنهاية ج4ص 92، وفي السيرة النبوية ، ج1ص 195- 196،والجامع المسانيد والسنن ، ج2ص 633(2831)، وابن القيم في زاد المعاد ، ج3ص 481، والزرقاني فى شرح المواهب ، ج4ص104،والسيوطي فى الخصائص الكبرى ، ج1ص 67، والصالحي الشامي في سبل الهدى والرشاد ، ج5ص469،ويحيى الحرضي في بهجة المحافل وبغية الأماثل في تلخيص المعجزات والسير والشمائل ، ج1ص16، والقاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ، ج1ص328،والمطهر بن طاهر المقدسي في البدء والتاريخ ، ج5ص26، وغيرهم۔

[1] تاريخ دمشق ، ج3ص 409۔

لال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس انداز میں فضائل ومناقب بیان کیا کرتے تھے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں آپ کا میلاد بیان کرتے تھے۔ بجائے اُس کو منع کرنے کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اُن کو دعاؤں سے نوازا ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل ناجائز نہیں، مذکورہ بالا نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار اور غور وفکر سے پڑھیں اور اپنے دلوں کو سکون کی دولت سے مالا مال کریں۔

اگر آمنہ کے لال، محبوب بے مثل و بے مثال، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے تذکروں کے لئے اجتماع کرنا یعنی محفلِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کرنا، اور اُن میں نظم ونثر کی صورت میں نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور فضائل وکمالات بیان کرنا ناجائز وغلط ہوتا تو میرے پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس محفل میں خُود موجود تھے پس لازماً اُس سے منع فرما دیتے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دُعا دینا اس بات پر دلیل ہے کہ وہ محفل نہ صرف جائز تھی بلکہ اُس محفل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی برساتیں ہو رہی تھیں۔

پس اگر کوئی مسلمان اب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے سلسلے میں محفل کا اہتمام کرتا ہے اور اُس میں تلاوتِ قرآنِ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد، فضائل وکمالات اور معجزات بیان کئے جاتے ہیں تو وہ محفل ناجائز وغیر شرعی نہیں بلکہ باعثِ خیر وبرکت ہوگی۔

آئیے ! ایک اور حدیث مبارکہ مُلاحظہ فرمائیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ:

"جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلاً، اتَّخَذَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ، وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ

كَلاَمَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلاَ وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلاَ فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلاَ فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَلاَ فَخْرَ "۔ [1]

" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے تھے ۔پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے جب اُن کے قریب پہنچے تو اُنہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا ۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ اُن میں سے بعض نے بطورِ تعجب کہا کہ اللہ عزّوجل نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، اور دُوسرے نے کہا کہ یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جو اللہ عزّوجل نے کلام کیا اُس سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں ہے ۔ایک اور نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ عزّوجل کے کلمہ اور رُوح ہیں ۔ایک اور نے کہا کہ اللہ عزّوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو چُن لیا تھا۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے ،سلام کیا اور فرمایا کہ مَیں نے تمہاری

---

[1] أخرجه الترمذى فى السنن، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، 999- 1000 (3616)، والدارمي في السنن، ج1 ص 39 (48)، وابن عدي في الكامل، ج3 ص 339، والكلاباذى فى بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار، ص 276- 277، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ج 11 ص 393- 394 (409)، وابن مردويه كما فى الدر المنثور للسيوطى، ج2 ص 705، وأبو نعيم كما فى الخصائص الكبرى، ج 2 ص 337۔

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر (ج 2 ص 423) میں کہا: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَلِبَعْضِهِ شَوَاهِدُ فِي الصِّحَاحِ وَغَيْرِهَا.

گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا، بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ عزّوجل کے خلیل ہیں۔

بِلا شک وہ ایسے ہی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بے شک وہ ایسے ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام رُوح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں وہ ایسے ہی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ عزّوجل نے چُن لیا وہ بھی ایسے ہی ہیں۔

لیکن سُن لو! مَیں اللہ عزّوجل کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

مَیں روزِ قیامت لواء الحمد اُٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

اور مَیں پہلا شفیع بھی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی، اور کوئی فخر نہیں۔

مَیں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہوں، پس اللہ عزوجل میرے لئے اُس کو کھولے گا اور مجھے اُس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقیر وغریب مومن ہوں گے اور کوئی فخر نہیں۔

اور مَیں اوّلین اور آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

نوٹ: اس حدیث مبارکہ کے کئی شواہد صحاح میں بھی موجود ہیں۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ اپنی جامع یعنی "سنن الترمذی" میں باقاعدہ ایک باب قائم کرتے ہیں: "بَاب مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم" اور اس میں مندرجہ ذیل حدیثِ مبارکہ بیان کرتے ہیں:

"عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفِيلِ، قَالَ: وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ: أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا

أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلاَدِ، قَالَ: وَرَأَيْتُ خَذْقَ الْفِيلِ أَخْضَرَ مُحِيلاً". [1]

" یعنی مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ: اُنہوں نے کہا کہ مَیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پُوچھا تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں لیکن ولادت میری پہلے ہوئی تھی"۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ"۔

سبحان اللہ!

مُلاحظہ فرمائیں! صحابیِ رسول کا جواب کس انداز میں جواب دے رہے ہیں اور ادبِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کس قدر خیال ہے کہ سوال تو عمر کے متعلق تھا مگر اُس کے جواب میں بھی بڑائی کو اپنی طرف کرنا گوارہ نہ کیا بلکہ فرمایا: بڑے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر دُنیاوی زندگی کی لحاظ سے پیدائش میری پہلے ہوئی تھی۔

امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی صحیح میں حضرت ابُوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار (پیر) کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اِرشاد فرمایا:

---

[1] أخرجه الترمذی فی السنن ،بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيلاَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص 1000 (3619)، وابن أبی عاصم فی الآحاد والمثانی ، ج1 ص 407، وأبو نعيم فی معرفة الصحابة (5790) والطبري فی تاريخه ، ج2ص 453،والبيهقی فی الدلائل ، ج1 ص 77،وابن عساكر فی تاريخ دمشق ، ج49ص 229۔231، والمزی فی تهذيب الكمال ، ج23ص 387،وابن الصوف فی الثانی من اجزائه (48) باسناد آخر۔

"فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ".[1]

"یعنی اسی روز میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر (قرآنِ مجید) نازل کیا گیا (سلسلہ نزول)"۔

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابنِ رجب حنبلی [م 795ھ] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

"إشارة إلى استحباب صيام الأيام التي تتجدد فيها نعم الله على عباده فإن أعظم نعم الله على هذه الأمة إظهار محمد صلى الله عليه وسلم لهم و بعثته و إرساله إليهم كما قال تعالى:﴿لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ ﴾[آل عمران : 164] فإن النعمة على الأمة : بإرساله أعظم من النعمة عليهم ...فصيام يوم تجددت فيه هذه النعم من الله على عباده المؤمنين حسن جميل و هو من باب مقابلة النعم فى أوقات تجددها بالشكر".[2]

"یعنی اِس میں اشارہ ہے کہ اُن دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے جن میں اللہ عزّوجل نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا۔ پس اِس اُمت پر سب سے بڑی نعمت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

---

[1] أخرجه مسلم فى الصحيح ،بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ---الخ، ج2 ص820(1162)،وأبو داود فى السنن ،باب في صوم الدهر،374(2426)،وأحمد فى مسنده (22550)،وأبو عوانة فى المستخرج ،ج2ص 222(2926)، و(2950)، والبيهقى فى السنن الكبرى ،ج4ص484(8434)،وفى فضائل الأوقات (290)، وفى الشعب (1323)، وفي الدلائل ،ج2ص 133،والآخرون ۔ وفى رواية :"ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ - أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ "۔صحيح مسلم (1162)،والآخرون ۔وفي رواية :"ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ أُنْزِلَ عَلَيَّ النُّبُوَّةُ"۔مسند أبو يعلى (144)

[2] لطائف المعارف ،ص114دار الكتب العلمية وبيروت ،الطبعة1989ء

اِس دُنیا میں ظہور، بعثت اورآپ کی رسالت ہے، جیسا کہ اللہ عزّوجل کا فرمان ہے کہ" یقیناً اللہ عزّوجل نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے اُن میں اپنا عظیم الشان رسول بھیج کر" چنانچہ اللہ عزّوجل کے اس احسانِ عظیم پر تجدیدِ نعمت پر روزہ رکھنا ایک اچھا عمل ہے، اور عظیم نعمت اور احسان کے مقابلہ میں ان اوقات میں تجدیدِ شکر بجالانا ہے"۔

اس اطاعت کو بجالانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ عزّوجل اور اُس کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت حاصل ہو اور یہ مقصد کسی بھی شرعی وسیلہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے، چنانچہ وسائل مقاصد کا حکم رکھتے ہیں جبکہ مقصد شریعت کے مخالف نہ ہو۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ جب اللہ عزّوجل کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو اُس کا شکرادا کرنا نہ صرف اہلِ اسلام کا شیوہ ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنّت اور اللہ عزّوجل کے احکام کی فرمانبرداری ہے، اور شکر ادا کرنے کے کئی طریقے ہیں مثلاً کسی نعمت کے حصول پر اللہ عزّوجل کا شکرادا کرنے کے لئے روزہ رکھا جائے، نوافل پڑھے جائیں یا اللہ عزّوجل کا ذکر کیا جائے، اور تحدیثِ نعمت کے طَور پر اُس نعمت کا ذکر کیا جائے۔

پس اگر اہلِ اسلام اللہ عزّوجل کی طرف سے عظیم احسان یعنی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے روز روزہ رکھ کر اللہ عزّوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا کو حاصل کریں تب بھی جائز ہے بلکہ اللہ عزّوجل کی خُوشنودی کا باعث ہے، اور اگر اکھٹے ہو کر تلاوتِ قرآن، نعت حبیب خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، بوقتِ ولادت پیش آنے والے واقعات، معجزاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کمالات وفضائلِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کریں تو یہ بھی اللہ عزّوجل کی خُوشنودی کا باعث اور ایک اچھا عمل ہے۔

اسی لئے امام ابنِ جوزی، جمال الدین عبدالرحمان بن علی [م 597ھ] علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ:

" اور یہ عمل مکہ شریف، مدینہ منورہ، مصر، شام، یمن اور بلدِ مشرق وغرب میں ہمیشہ سے جاری ہے۔ میلاد شریف کی محفلیں ہوتی ہیں۔ لوگ جمع ہو کر نعتیں پڑھتے ہیں۔ ماہِ ربیع الاوّل کا

چاند طلوع ہوتے ہی مسلمانوں میں خُوشیوں کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔لوگ غسل کرتے ہیں عمدہ عمدہ لباس زیب تب کرتے ہیں۔اُن کی بستیاں عطر وگلاب کی خُوشبو سے مہک اُٹھتی ہیں۔ان دنوں میں لوگ سرمہ لگاتے ہیں اور خُوب خُوب خُوشیاں مناتے ہیں۔مال ودولت خرچ کئے جاتے ہیں۔میلاد کی محفلوں کا اہتمام بڑے تزک واحتشام سے ہوتا ہے۔لوگ اظہارِ مسرت کرکے خُوب ثواب کماتے ہیں۔محفل میلاد کی برکتوں میں سے تجربہ شُدہ بات ہے کہ جس سال کسی گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد ہوا اُس سال خُوب خیر وبرکت ہوتی ہے۔ سلامتی وعافیت، مال ودولت میں کشائش اور اولاد واموال میں برکت ہوتی ہے، اور سارا سال گھر میں سکون رہتا ہے"۔ [۱]

امام شہاب الدین عبد الرحمان بن اسماعیل بن ابراہیم المقدسی الدمشقی المعروف ابُوشامہ [م 665ھ] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

"وَمِنْ أَحْسَنُ مَا ابْتَدِعَ فِيْ زَمَانِنَا هذَا مِنْ هذَا الْقَبِيْل مَا كَانَ يُفْعَلُ... كُلَّ عَامٍ فِي الْيَوْمِ الْمَوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَإِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مَعَ مَا فِيْهِ مِنَ الْإِحْسَانِ إِلَى الْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَتَعْظِيْمِه وَجَلَالَتِه فِيْ قَلْبِ فَاعِلِه وَشُكْرَ اللهِ تَعَالى عَلى مَنْ مَنَّ بِه مِنْ إِيْجَادِ رَسُوْلِ الله صلى الله عليه وسلم الَّذِى أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صلى الله عليه وسلم وَعَلى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ"۔ [۲]

---

[۱] تحفہ عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مرتب: محمد نعیم اللہ خاں قادری، رسالہ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان وبرکت، مترجم سیّد ریاض حسین شاہ، ص 189۔190، اویسی بُک سٹال، گوجرانوالہ، الطبعۃ: 2011ء۔

[۲] الباعث على إنكار البدع والحوادث، ص 23، دار الهدى، القاهرة، الطبعة 1978ء۔
مُلاحظہ فرمائیں: السيرة الحلبية (إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون)، ج 1 ص 123

"یعنی اور ہمارے زمانہ میں اس قبیل سے جو بہترین نیا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد کے دن صدقات اور خیرات کرتے ہیں، اور اظہارِ مسرت کے لئے اپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں کیونکہ اس میں کئی فائدے ہیں فقراء مساکین کے ساتھ احسان اور مروت کا برتاؤ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ عزّوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور عظمت کا چراغ روشن ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا فرما کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا تاج پہنا کر مبعوث فرمایا ہے اور یہ اللہ عزّوجل کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے جس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس بہجت و مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے"۔

امام محمد بن ابراہیم سبتی ابُوالطیب نحوی مالکی [م 695ھ] علیہ رحمۃ اللہ کے متعلق ناصرالدین محمود بن العباد علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"كَانَ يَجُوزُ بِالْمَكْتَبِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي فِيهِ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: يَا فَقِيهُ، هَذَا يَوْمُ سُرُورٍ اصْرِفِ الصِّبْيَانَ، فَيَصْرِفُنَا، وَهَذَا مِنْهُ دَلِيلٌ عَلَى تَقْرِيرِهِ وَعَدَمِ إِنْكَارِهِ"۔ [1]

" جب وہ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دن بچوں کے مکتب (مدرسہ) پر سے گزرتے تھے تو کہتے: اے فقیہ! آج کا دن تو خُوشی کا دن ہے، بچوں کو چھٹی دو، پس وہ ہمیں چھٹی دے دیا کرتے تھے۔ اور یہ اُن کی طرف سے عدمِ انکار اور تقریری دلیل ہے"۔

علّامہ تقی الدین المقریزی علیہ رحمۃ اللہ "المقفی الکبیر، ج5 ص45" [2] میں ان کے بارے میں

---

[1] الحاوی للفتاوی ،رسالہ :حسن المقصد فی عمل المولد ،ج1ص 230، دار الفكر للطباعة والنشر، بيروت ، ونيل الابتهاج بتطريز الديباج ،ص385،دار الكاتب، طرابلس

[2] مزید ملاحظہ فرمائیں: ذيل وفيات الأعيان المسمى "درّة الحجال فى أسماء الرّجال" ، ج2ص42،وبغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة، ج1ص14،وغيرهما ۔

لکھتے ہیں کہ: "كان من العلماء العاملين، ومن الفقهاء الفضلاء الأدباء"۔
یعنی آپ علماء عاملین میں سے تھے اور فاضل وادیب فقہاء میں سے"۔
اللہ ربُّ العالمین نے اس مَردِ صالح کی بات کو کس انداز میں پُورا فرمایا ہے کہ آج دُنیا کے تقریباً تمام مسلم ممالک میں میلادُ النبی ﷺ کی چھٹی ہورہی ہے اور دُنیا میں شاید کوئی ایک بھی مسلم ملک ایسا نہیں جس میں میلادُ النبی ﷺ کی محافل کا انعقاد نہ ہوتا ہو یہاں تک کہ سعودی عرب جہاں کی حکومت نے تقریباً ڈیڑھ سو سال سے اس کو بدعت و گمراہی قرار دینے اور اس کی مخالفت میں سرتوڑ کوششیں کیں۔ اب سوشل میڈیا کے ذریعے لوگ اس سے بھی واقف ہو چکے ہیں کہ آخراُنہیں بھی ہتھیار اڈالنے پڑ گئے کہ اب چند سالوں سے تقریباً ڈیڑھ سو سال سے قبل کے نظارے دوبارہ لوٹ رہے ہیں، وللہ الحمد علی ذالک۔
حافظ ابن کثیر اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی [م 774ھ] فرماتے ہیں:
" ہمارے لئے ان تمام روایات کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی شب، اہل ایمان کے لئے بڑی شرافت، عظمت، برکت اور سعادت کی شب ہے۔ یہ رات پاکی و نظافت رکھنے والی، انوار کو ظاہر کرنے والی، جلیل القدر رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں وہ محفوظ و پوشیدہ جوہر ظاہر فرمایا جس کے انوار کبھی ختم ہونے والے نہیں۔ یہ نور حضرت آدم ابُوالبشر علیہ السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تک جس پشت میں رہا وہ (اللہ عزّوجل کے ہاں) شرافت و وجاہت والی تھی اور جس بطن میں بھی منتقل ہوا وہ (اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت سے) طہارت و عفت کا حامل تھا۔ اس کی منتقلی ہمیشہ نکاح کے ذریعے ہوئی۔ زنا کی نحوست سے اللہ نے ہمیشہ اسے محفوظ و مامون رکھا۔ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے یہ نور مبارک سیّدہ آمنہ بنت وہب زہریہ کی طرف منتقل ہوا۔ میلادُ النبی ﷺ کی) اس مبارک شب میں انہوں نے پیکرِ نبوت ﷺ کو جنم دیا اس مبارک موقع پر (آپ کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لئے) ایسے حسی اور معنوی انوار ظاہر ہوئے

جن کے سامنے عقل وبصر عاجز ہیں جیسا کہ علماءِ اخبار کے ہاں بہت سی (محققہ) احادیث واخبار اس پر شاہد ہیں"۔ [1]

حافظ ابن الجزری، شمس الدین ابُو الخیر محمد بن محمد بن یوسف الدمشقی الرومی [م 833ھ] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

"قَدْ رُؤِيَ أبو لهب بَعْدَ مَوْتِهِ فِي النَّوْمِ، فَقِيلَ لَهُ: مَا حَالُكَ، فَقَالَ: فِي النَّارِ، إِلَّا أَنَّهُ يُخَفَّفُ عَنِّي كُلَّ لَيْلَةِ اثْنَيْنِ وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ أُصْبُعَيَّ مَاءً بِقَدْرِ هَذَا - وَأَشَارَ لِرَأْسِ أُصْبُعِهِ - وَأَنَّ ذَلِكَ بِإِعْتَاقِي لثويبة عِنْدَمَا بَشَّرَتْنِي بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِإِرْضَاعِهَا لَهُ. فَإِذَا كَانَ أبو لهب الْكَافِرُ الَّذِي نَزَلَ الْقُرآنُ بِذَمِّهِ جُوزِيَ فِي النَّارِ بِفَرَحِهِ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرُّ بِمَوْلِدِهِ وَيَبْذُلُ مَا تَصِلُ إِلَيْهِ قُدْرَتُهُ فِي مَحَبَّتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ لَعَمْرِي إِنَّمَا يَكُونُ جَزَاؤُهُ مِنَ اللهِ الْكَرِيمِ أَنْ يُدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ جَنَّاتِ النَّعِيمِ"۔ [2]

"یعنی تحقیق روایت کیا گیا ہے کہ ابُولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اُس سے کہا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو اُس نے کہا کہ جہنم میں ہوں مگر یہ کہ ہر پیر (سوموار) کی رات مجھ سے عذاب کو ہلکا کر دیا جاتا ہے، اور اُس نے اپنی انگلی کے پوروں کی طرف

---

[1] مولد رسول اللہ ورضاعہ، 262۔

[2] الحاوی للفتاوی، رسالة: حسن المقصد فی عمل المولد، ج1ص 230، دار الفکر للطباعة والنشر، بیروت۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ج1ص 147، مرکز اهل سنت برکات رضا، گجرات، الهند، الطبعة: 1421ھ۔ السيرة الحلبية (إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون)، ج1ص 124، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: 1427ھ۔ ونزهة الأفكار فی شرح قرة الأبصار، ج1ص 84، نواکشوط، موريتانيا، الطبعة: 1422ھ

اشارہ کر کے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھ کو ثُوَیبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خُوش خبری لا کر سنائی۔ مَیں نے خُوش ہو کر اُس کو آزاد کر دیا اور پھر اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔ پس جب ابُولہب جیسے کافر کو جس کی مذمت میں قرآنِ مجید کی سورت نازل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خُوشی کرنے کا اجر دوزخ میں ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے ایک موحد مسلم کو کیا کیا اجر ملیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف سے خُوش ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے جو بھی اس کی استطاعت ہے خرچ کرے؟

قسم ہے اُس کو اللہ کریم سے یہ اجر ملے گا کہ وہ اُس کو اپنے فضلِ عمیم سے جناتِ نعیم میں داخل کر دے گا"۔

جس روایت کی طرف مذکورہ بالا عبارت میں امام ابن الجزری علیہ رحمۃ اللہ نے اشارہ کیا گیا ہے وہ " صحیح بخاری شریف" میں مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مروی ہے

"قَالَ عُرْوَةُ، وثُوَيْبَةُ مَوْلاَةٌ لِأَبِي لَهَبٍ: كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا، فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ، قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ"۔ [1]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، بَابُ {وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ} [النساء: 23]، ج 7ص 9-10 (5101)، ومصنف عبد الرزاق، ج 7ص 477-478 (13955)، و مستخرج أبو عوانة، ج3ص 112 (4403)، والسنة للمروزی، ص82 (290)، ومسند الشامیین، ج4ص 208 (3114)، والسنن الکبری بیہقی، ج 7ص 263 (13923)، والسنن الصغری بیہقی، ج3ص 40-41 (2439)، وشعب الایمان، ج1ص 445 (277)، والبعث والنشور (16)، ودلائل النبوۃ، ج1ص 149، وشرح السنۃ ج9ص 76 (2282)، والطبقات الکبری لابن سعد، ج1ص 87، وغیرھم۔

ابُولہب کوخواب میں دیکھنے والے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے [1]

حافظ الشام ناصر الدین محمد بن عبداللہ بن محمد الدمشقی [م 842ھ] علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

" قَدْ صَحَّ أَنَّ أبا لهب يُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِي مِثْلِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ لِإِعْتَاقِهِ ثويبة سُرُورًا بِمِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ أَنْشَدَ:

إِذَا كَانَ هَذَا كَافِرًا جَاءَ ذَمُّهُ
وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيمِ مُخَلَّدًا
أَتَى أَنَّهُ فِي يَوْمِ الِاثْنَيْنِ دَائِمًا
يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُورِ بِأَحْمَدَا
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِي طُولَ عُمْرِهِ
بِأَحْمَدَ مَسْرُورًا وَمَاتَ مُوَحِّدَا

"تحقیق یہ روایت صحیح ہے کہ پیر کے روز ابُولہب پر عذاب ہلکا کردیا جاتا ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خُوشی میں اُس کے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے، پھر یہ شعر کہے:

" جب ایک کافر جس کی مذمت میں پوری سورت" تبت یدا" نازل ہوئی اور جو تا ابد جہنم میں

---

[1] مُلاحظہ فرمائیں: التوضيح لشرح الجامع الصحيح لابن الملقن ، ج24ص 282،دار النوادر، دمشق - سوريا،والتوشيح شرح الجامع الصحيح للسيوطى ، ج7ص 3222، مكتبة الرشد - الرياض، والكوثر الجاري إلى رياض أحاديث البخاري ، ج8ص 447،دار إحياء التراث العربي، بيروت،ومنحة الباري بشرح صحيح البخاري المسمى "تحفة الباري"، ج8ص 348،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، الرياض،و مصابيح الجامع ، ج9ص 21،دار النوادر، سوريا،وإرشاد الساري لشرح صحيح البخاري ، ج8ص 31، المطبعة الكبرى الأميرية، مصر ،و البداية والنهاية لابن كثير ، ج2ص 273،دار الفكر ، والسيرة الحلبية (إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون) ، ج1ص124۔

رہے گا اُس کے بارے میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر اظہارِ مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اُس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے تو تمہارا کیا خیال ہے اُس بندے کے بارے میں جو زندگی بھر احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر خُوشی مناتا رہا اور کلمہ توحید پڑھتے ہوئے اِس دُنیا سے رُخصت ہوا"۔[۱]

اسی بات کو امام صلاح الدین ابُوسعید خلیل بن الکیکلدی العلائی [م 761ھ] علیہ الرحمۃ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر کیا ہے، ہم طوالت کے خوف سے فقط اُن کے اصل الفاظ کو حاشیہ میں ذکر کر رہے ہیں، مُلاحظہ فرمائیں:[۲]

اسی بات کو امام ابراہیم بن اسحاق بن محمد بن محمود شافعی ناجی [م 900ھ] نے مندرجہ ذیل

[۱] الحاوی للفتاوی، ج1ص 230، دار الفکر للطباعة والنشر، بیروت۔وتحفة المحتاج بشرح المنهاج ،ج7ص 423،المکتبة التجاریة الکبری بمصر ۔اعانة الطالبین حاشیة علی حل ألفاظ فتح المبین لشرح قرة العین بمهمات الدین ،ج 3ص 364، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع ، بیروت ۔وسبل الهدی والرشاد ،ج 1ص 367،دار الکتب العلمة ، بیروت۔ وشرح الزرقانی علی المواهب ، ج 1ص 261،دار الکتب العلمیة ، بیروت ،الطبعة 1996ء ۔ونهایة الایجاز فی سیرة ساکن الحجاز ،ص 49، دار الذخائر ، القاهرة ۔ونزهة الأفکار فی شرح قرة الأبصار ،ج 1ص 85، نواکشوط ، موریتانیا ۔ و البحور الزاخرة فی علوم الآخرة ،ج3ص1423،دار العاصمة للنشر والتوزیع ، الریاض۔

[۲]" ولما بلغ أبا لهبٍ عم ولادته سُرَّ بذلك وأعتق مولاته ثويبة التي بشّرته بذلك فجازاه الله تعالى على ذلك مع كفره أن خفَّف عنه العذاب كل يوم اثنين. كما رُوِيَ في بعض الآثار".

(الدرة السنية فی مولد خیر البریة ، ص 113،مکتبة رضائے مصطفی للطباعة والنشر والتوزیع ، الطبعة2019ء)

الفاظ میں بیان فرمایا ہے، اُن کے الفاظ حاشیہ مُلاحظہ فرمائیں:[1]

اسی بات کو علماء ومحدثین کی ایک جماعت نے اپنے اپنے الفاظ میں بالخصوص کتبِ سیرت میں ذکرفرمایا ہے، تفصیل ان شاءاللہ العزیز کسی دوسرے مقام پر بیان کی جائے گی۔

حافظ ابنِ حجر، ابُوالفضل احمد بن علی بن محمد عسقلانی (صاحبِ فتح الباری شرح صحیح البخاری) [م 852ھ] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

"وَقَدْ سُئِلَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ أبو الفضل ابن حجر عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ فَأَجَابَ بِمَا نَصُّهُ: أَصْلُ عَمَلِ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ، وَلَكِنَّهَا مَعَ ذَلِكَ قَدِ اشْتَمَلَتْ عَلَى مَحَاسِنَ وَضِدِّهَا، فَمَنْ تَحَرَّى فِي عَمَلِهَا الْمَحَاسِنَ وَتَجَنَّبَ ضِدَّهَا كَانَ بِدْعَةً حَسَنَةً وَإِلَّا فَلَا، قَالَ: وَقَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيجُهَا عَلَى أَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: هُوَ يَوْمٌ أَغْرَقَ اللهُ فِيهِ فرعون وَنَجَّى مُوسَى فَنَحْنُ نَصُومُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالَى "۔

فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ الشُّكْرِ لِلّٰهِ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ إِسْدَاءِ نِعْمَةٍ أَوْ

---

[1] "إذا كان عم نبينا أبو لهب مع شدة كفره وقع له مرة فى دهره الفرح به وذلك لما بشر بولادته فنفعه وخفف عنه العذاب فى البرزخ كل ليلة إثنين سببه كما سنشير إليه إن شاء الله بعد الولادة فى الرضاعة أفلا ينفع ذلك المسلم السُنّي الذى كان طول عمره به مسروراً وله محباً صادقاً، ويحصل له منه إن شاء الله الخير الكلى، والبركة والرعاية والعناية والشفاعة، لا جرم".

(كنز الراغبين العفاة فى الرمز الى المولد المحمدى والوفاة، ص135، مكتبة رضائے مصطفى للطباعة والنشر والتوزيع ، الطبعة 2019ء)

دَفْعِ نِقْمَةٍ، وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِي نَظِيرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ، وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَةِ كَالسُّجُودِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوزِ هٰذَا النَّبِيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ ؟ وَعَلَى هٰذَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُتَحَرَّى الْيَوْمُ بِعَيْنِهِ حَتَّى يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوسَى فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَمَنْ لَمْ يُلَاحِظْ ذٰلِكَ لَا يُبَالِي بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِي أَيِّ يَوْمٍ مِنَ الشَّهْرِ، بَلْ تَوَسَّعَ قَوْمٌ فَنَقَلُوهُ إِلَى يَوْمٍ مِنَ السَّنَةِ، وَفِيهِ مَا فِيهِ. فَهٰذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِأَصْلِ عَمَلِهِ.

وَأَمَّا مَا يُعْمَلُ فِيهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُقْتَصَرَ فِيهِ عَلَى مَا يُفْهِمُ الشُّكْرَ لِلّٰهِ تَعَالَى مِنْ نَحْوِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ مِنَ التِّلَاوَةِ وَالْإِطْعَامِ وَالصَّدَقَةِ وَإِنْشَادِ شَيْءٍ مِنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَالزُّهْدِيَّةِ الْمُحَرِّكَةِ لِلْقُلُوبِ إِلَى فِعْلِ الْخَيْرِ وَالْعَمَلِ لِلْآخِرَةِ، وَأَمَّا مَا يَتْبَعُ ذٰلِكَ مِنَ السَّمَاعِ وَاللَّهْوِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَيَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ: مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مُبَاحًا بِحَيْثُ يَقْتَضِي السُّرُورَ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ لَا بَأْسَ بِإِلْحَاقِهِ بِهِ، وَمَا كَانَ حَرَامًا أَوْ مَكْرُوهًا فَيُمْنَعُ، وَكَذَا مَا كَانَ خِلَافَ الْأَوْلَى. انْتَهٰى "۔ [1]

" یعنی شیخ الاسلام، حافظ العصر ابُو الفضل ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ سے میلاد شریف کے متعلق سوال کیا گیا۔ پس انہوں نے جواب دیا کہ میلاد شریف کی اصل تو بدعت ہے کیونکہ پہلے تین قرون میں سلف صالحین سے منقول نہیں (موجودہ صورت میں) لیکن باوجود اس بات کے یہ ضرور ہے کہ میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے کی خُوبیاں بھی ہیں اور خرابیاں بھی۔

پس جو خُوبیوں کو لیتے ہوئے اور خرابیوں سے اجتناب کرتے ہوئے میلاد شریف کرے تو یہ بدعتِ حسنہ ہے، ورنہ نہیں۔ فرمایا: کہ مجھے میلاد شریف کے ثابت کرنے کے لئے ایک اصل ہاتھ لگی ہے جو کہ صحیحین (بخاری ومسلم) میں ثابت ہے، اور وہ حدیث یہ ہے کہ:

---

[1] الحاوی للفتاوی، ج1 ص229، دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت۔

"بے شک نبی مکرم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن یہود کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ نے اُن سے اس کا سبب دریافت فرمایا۔ اُنہوں نے کہا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ عزّوجل نے فرعون کو غرق فرمایا اور سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی، تو ہم اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اِس دن کا روزہ رکھتے ہیں"۔ [1]

پس اس حدیثِ مبارکہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ اگر کسی خاص دن اللہ عزّوجل کوئی نعمت عطا فرمائے یا کسی عذاب کو دُور کرے تو اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور ہر سال اُس دن کو اللہ عزوجل کے شکر کا اعادہ کیا جائے۔ اللہ عزّوجل کا شکر ہر قسم کی عبادت سے حاصل ہوتا ہے جیسے سجدہ یعنی نماز، روزہ، صدقہ اور تلاوتِ قرآن۔ اور اس نعمت سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے جس میں ایسے نبی کی ولادت ہوئی جو کہ نبی رحمت ہیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ اسی دن کو تلاش کیا جائے (خاص ولادتِ باسعادت کے دن کو) تا کہ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے جو کہ دسویں محرم کو ہوا ہے مطابقت پیدا ہو جائے، اور اگر کوئی اس کا لحاظ نہ کرے (یومِ ولادتِ باسعادت جو کہ مشہور قول کے مطابق بارہ ربیع الاول ہے) تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے، ماہِ ربیع الاوّل میں وہ جس دن چاہے میلاد شریف کرے۔ بلکہ ایک جماعت نے تو اور بھی توسیع کر دی کہ سال بھر میں کسی بھی دن میلاد شریف کر لے، لیکن اس طرح کرنے میں جو بات ہے وہ تو وہی ہے۔ پس یہ تو میلاد شریف کے عمل کے متعلق ہے۔

اب اُن اعمال کا بیان سنو جو میلاد میں کئے جاتے ہیں، مناسب ہے کہ میلاد شریف میں صرف اُن اُمور کو کیا جائے جن سے اللہ عزّوجل کا شکر کرنا ظاہر ہو جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا جس طرح تلاوتِ قرآن، کھانا کھلانا، صدقہ کرنا اور نبی مکرم کی شان میں بیان کئے ہوئے اشعار اور زاہدانہ اشعار پڑھنا جن کو سن کر دلوں کو بھلائی اور آخرت کے کاموں کا شوق پیدا

---

[1] مکمل حدیث کے لئے مُلاحظہ فرمائیں" صحیح بخاری شریف، ج4 ص153 (3397)،(3943)

ہو۔باقی رہیں وہ باتیں جو ان اُمور کے اتباع میں کی جاتی ہیں، مثلاً سماع اور لہوا ور ان کے سوا اور چیزیں تو اُن کے متعلق یہ کہنا مناسب ہے کہ ان میں سے جو چیزیں حرام یا مکروہ ہیں اُن کو روکا جائے اور جو خلاف اولیٰ ہوں ان کو بھی روکا جائے"۔

امام محمد بن عبدالرحمان سخاوی[م 902ھ] علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ حَدَثَ بَعْدَ الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ ثُمَّ لَا زَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْأَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْكِبَارِ يَعْمَلُوْنَ الْمَوْلِد وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيَعْتِنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيُظْهِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِه كُلّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ "۔ [1]

" یعنی کہ موجودہ صورت میں محفل میلاد کا انعقاد قرونِ ثلاثہ کے بعد شروع ہوا پھر اس وقت سے تمام بڑے شہروں میں اہلِ اسلام میلادشریف کی محفلوں کا انعقاد کرتے رہے ہیں اس کی راتوں میں صدقات وخیرات سے فقراء ومساکین کی دلداری کرتے ہیں ۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا واقعہ پڑھ کر حاضرین کو بڑے اہتمام سے سنایا جاتا ہے اور اس عمل کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل عظیم کی اُن پر بارش کرتا ہے"۔

= = دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: 1427ھ ـ و سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد، ج1ص 365، دار الكتب العلمية بيروت - لبنان، الطبعة: 1993ء۔

[1] محمد رسول الله ،لمحمد رضا ،ص21، مُلاحظه فرمائيں : الأجوبة المرضية فيما سئل السخاوي عنه من الأحاديث النبوية للسخاوى ،ج3ص 1116(س 316) ، دار الراية للنشر والتوزيع ، الطبعة 1418ھ، وسبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد، ج1ص 362، ونهاية الإيجاز في سيرة ساكن الحجاز، ص69، دار الذخائر ، القاهرة، الطبعة1419ھ، والآخرون۔

ولادتِ باسعادت بارہ (12) ربیع الاول کو ھوئی

بعض لوگ یہ کہتے کہ بارہ (12) ربیع الاول شریف حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کا دن نہیں ہے تو آیئے اس بارے میں مُلاحظہ فرماتے ہیں:

ولادتِ باسعادت کی تاریخ اور مہینہ میں کئی اقوال بیان کئے گئے ہیں، لیکن صحیح ترین قول یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت ربیع الاول شریف کی بارہ (12) تاریخ کو ہوئی، جیسا کہ حافظ ابنِ کثیر نے حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا ہے کہ:

"قَالَا: وُلِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ، وَفِيهِ بُعِثَ۔۔۔۔وَهَذَا هُوَ الْمَشْهُورُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ وَاللهُ أَعْلَمُ"۔[1]

"یعنی دونوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عام الفیل میں سوموار کے دن بارہ (12) ربیع الاول شریف کو پیدا ہوئے اور اسی دن مبعوث۔ حافظ ابنِ کثیر نے کہا کہ یہ جمہور کے نزدیک مشہور ومعروف ہے"۔

جیسا کہ امام حاکم اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے ہیں کہ:

"وُلِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ"۔[2]

---

[1] البداية والنهاية، ج3ص375، دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان، الطبعة: 1997ء، وج2ص160، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت، الطبعة2004ء، والاباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير، ج1ص267(122)

نوٹ: یادرہے کہ "البدایۃ والنہایۃ" کے بعض نسخوں میں تحریف کر کے "الثامن عشر" کر دیا گیا ہے۔

[2] أخرجه الحاكم في المستدرك، ج3ص500(4238)، والبيهقي في الشعب، ج2ص512۔513(1324)، وفي الدلائل، ج1ص74۔ وانظر: مشيخة الشيخ الأجل

"یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادتِ باسعادت ربیع الاوّل کی بارہ (12) راتیں گزرنے پر ہوئی"۔

امام ابنِ ہشام عبد الملک [م 213ھ] علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ:

"وُلِدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، لاثنتىْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شهر ربيع الأول، عامَ الفيل". [1]

"یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادتِ باسعادت سوموار کے دن ربیع الاوّل کی (12) راتیں گزرنے کے بعد عام الفیل میں ہوئی"۔

امام ابنِ جریر طبری [م 310ھ] علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ:

"وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ عَامَ الْفِيلِ لاثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ".

"یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادتِ باسعادت سوموار کے دن عام الفیل میں ربیع الاوّل کی بارہ راتیں گزرنے پر ہوئی"۔ [2]

امام ابنِ حبان علیہ الرحمۃ (صاحبِ صحیح) [م 354ھ] فرماتے ہیں:

" ولد النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيل يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ لِاِثْنَتى عشرَةَ لَيْلَةٍ مَضَتْ من شهر ربيعُ الأول".

"یعنی نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادتِ باسعادت عام الفیل میں سوموار کو ربیع الاوّل کی بارہ

== أبي عبد الله محمد الرازي، ص 195، والرصف لما روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الفعل والوصف، ج 2ص 282،و الاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والثلاثة الخلفاء، ج1ص108، والآخرون۔

[1] السيرة النبوية لابن هشام، ج1ص146۔

[2] تاريخ الطبرى، ج1ص453۔

(12) راتیں گزرنے پر ہوئی۔

امام ابُوالحسن علی بن محمد الماوردی [م 450ھ] علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"ولد رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يوم الإثنين الثانى عشر من ربيع الأول، وكان بعد الفيل بخمسين يوماً"۔ [1]

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سوموار کے دن بارہ (12) ربیع الاوّل شریف کو واقعہ فیل کے پچاس دن بعد ہوئی"۔

امام ابنِ عساکر [م 571ھ] علیہ رحمۃ اللہ روایت کرتے ہیں کہ:

"وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَامِ الْفِيْلِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاِثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعُ الْأَوَّل"۔ [2]

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت عام الفیل میں سوموار کو ربیع الاوّل کی بارہ (12) راتیں گزرنے پر ہوئی۔

امام ابنِ سیّدالناس [م 734ھ] علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"وَوُلِدَ سَيِّدُنَا وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ لاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ عَامَ الْفِيلِ"۔ [3]

امام صلاح الدین ابُوسعید خلیل بن الکیکلدی العلائی [م 761ھ] علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"وأكثر العلماء على أن مولده صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الثَّانِي عَشَرَ مِنْ

---

[1] اللباب فى علوم الكتاب، ج20ص 498،وتفسير القرطبى ،20ص 194،والاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والثلاثة الخلفاء، ج1ص 108، واعلام النبوة ،ج1ص240۔

[2] تاريخ دمشق، ج3ص 73۔

[3] عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير، ج1ص 79۔

شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ"۔ [۱]

"یعنی اور اکثر علماء اس پر (متفق ہیں) کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت بارہ (12) ربیع الاوّل شریف کو ہوئی"۔

اس بارے میں مزید مُلاحظہ فرمائیں: [۲] یہی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:

"جمہور اہلِ سیر وتواریخ برا نند که تولدن آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم در عام الفیل بود بعد از چہل روز یا پنجاه پنجروز این قول اصح اقوال ست ومشہور آنست که در ربیع اول بود وبعضے علماء دعوے اتفاق برین قول نموده ودوازدهم ربیع الاول بود"۔ [۳]

"جمہور اہل سیر وتواریخ اس پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت عام الفیل میں ہوئی تھے چالیس دن یا پچپن دن بعد یہ قول صحیح ترین ہے اور مشہور یہ ہے کہ ربیع الاوّل میں ہوئی تھی اور بعض علماء نے اس قول پر دعویٰ اتفاق کیا ہے کہ ربیع الاوّل کی بارہ (12) تاریخ تھی"۔

پس مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سیّدہ آمنہ کے لال جنابِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت بارہ (12) ربیع الاوّل کو ہوئی ہے۔

---

[۱] الدرة السنية فی مولد خير البرية، ص 107۔

[۲] لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف، ص 101، ونهاية الإيجاز في سيرة ساكن الحجاز، ص 23، ومستعذب الإخبار بأطيب الأخبار، ص 72، وسمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي، ج1 ص120، ومشاهير علماء الامصار 3، والآخرون۔

[۳] مدارج النبوة، ج 2 ص14، مترجم: ج 2 ص22۔